نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ قیمت سالیانہ معہ محصول ٥

نمبر ۱۳ جلد ۶ لودیانہ ۲۸ مارچ ۱۸۷۹ء قیمت فی پرچہ ۶ پائی

دستور العمل نور افشاں

دفعہ ۱- یہہ اخبار صداقت آثار ہفتہ وار پنجشنبہ کو شایع ہوتا ہی +

دفعہ ۲- مضامین مندرجہ ذیل درج ہوتے ہیں +

اول آرٹیکل دینی و دنیوی +

دوم مضامین مالی و ملکی جن سے فایدہ خاص و عام ہو +

سیوم منقولات از اخبارات و کتب وغیرہ +

چہارم مراسلات کارسپانڈنٹوں کے بھیجے ہوئے +

پنجم اخبارات ملکی و ولائتی و گزٹ ممالک پنجاب کا خلاصہ وغیرہ +

دفعہ ۳- قیمت سالیانہ بلا محصول عہ معہ محصول ٥ ششماہی بلا محصول ۱۱ معہ محصول عہ سہ ماہی بلا محصول ۶ معہ محصول ۱۲ ماہواری بلا محصول ۲ معہ محصول ۳ اور جو صاحب بلا اطلاع اس امر کے درخواست کریگا کہ شروع سال سے مجکو ضرورت نہیں ہر اب سے اخبار بھیجو ان کی خدمت میں شروع سال سے سب پرچہ روانہ کئے جاوینگے- بیرنگ خط طبع میں کوئی صاحب نہ بھیجے اور رسید بذریعہ اخبار کے مشتہر ہوگی علیحدہ نہیں دیجاویگی +

دفعہ ۴- جو صاحب اکٹھے پرچہ ۶ یا ۱۲ منگانے چاہیں انکی شرح یہہ ہی +

۶ پرچہ کے واسطے ۴ بلا محصول معہ محصول ۴ +

۱۲ پرچہ کے واسطے عہ بلا محصول معہ محصول ٥ +

نور افشاں

دیسی اخبارات کی آزادی کے انسداد کے بارے میں ایکٹ ۹ ۱۸۷۸ء گورنمنٹ ہند کی طرف سے شایع ہوا ہی گورنمنٹ ہند کی طرف سے ایکٹ مذکور کے وجوہات کا اصلی مت یہہ ہی کہ دیسی اخبارات گورنمنٹ سے بیخوف اور منحرف ہو حکمات ناوفاداری شایع کرتے ہیں جنسے جاہل لوگ کبھی نہ کبھی بغاوت پر آمادہ ہو جاویں تو تعجب نہیں ہی +

فی الحقیقت دیسی اخبارات میں بہت سی بے اعتدالیاں ہونے لگی ہیں جنکا انسداد ضروریات میں داخل تھا اگر خدے اور اسیطرح سے گورنمنٹ خاموش رہتی تو یہہ اخبارات اور بھی زیادہ سرکو آتے لیکن اب بھی اگر یہہ قانون اپنی عبارت اور منشا کے بموجب برتا جاوے اور صاحبان اخبارات بھی اُسکو ایک ہدایت نامہ سمجھکر اُسکے موافق عمل درامد کریں تو کبھی کچھہ نہیں گیا- ہاں اگر کوئی بہت ہی منہہ زوری پر آئیگا تو اپنے کئے کی سزا پائیگا +

ہم دیکھتے ہیں کہ بعض اخبارات میں بعضی مرتبہ ضرور ایسے مضامین شایع ہو جاتے تھے کہ جن سے ضرور جاہل لوگ اپنے خام خیال کے موافق کچھہ کا کچھہ سمجھ بیٹھتے تھے چنانچہ حال میں ایک چٹھی اخبار نسیم عظیم آباد مطبوعہ ۱۴ مارچ میں ایسی شایع ہوئی ہیں کہ

جسکے مضمون سے اچھے لکھے پڑھے مسلمان اپنے خیالات کو بہت وسعت دیسکتے ہیں۔ چنانچہ اسکے چند فقرے یہہ ہیں۔ روس میں تیاریاں انگریزوں سے لڑنے کی ہو رہی ہیں۔ روس اور سلطان روم میں یہہ اقرارنامہ ہو گیا ہی کہ سلطان کو ہندوستان کا بادشاہ کرینگے۔ اس سے یقین ہی کہ ہند کے تمام مسلمانوں کو انگریزی گورنمنٹ کے برخلاف کرنا پڑیگا کیونکہ وہ اپنے ہی مذہب کے سلطان کو چاہتے ہیں اور انکی سلامتی کے لئے مسجدوں میں دعا مانگتے ہیں۔ روس افغانستان و ایران سے ملکر ہندوستان پر حملہ کریگا اور سلطان کو دہلی کے تخت پر بٹھلائیگا الخ +

اب اہل انصاف دیکھیں کہ ایسے فقرات سے گورنمنٹ کب خوش ہو سکتی ہی۔ ہم ایک دفعہ کو بلا تکلف چننے کے قبول کرنے میں کیونکہ ہمارے واسطے ایک عمدہ ہدایت نامہ ہی +

اس ہفتہ کی تاربرقیوں پر جو ہمارے اخبار میں ۵ تاریخ تک درج ہیں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اب یورپ میں جنگ گذشتہ سے زیادہ بلکہ خونریز جنگ کے جاری ہونیکا خیال پیدا ہوتا ہی۔ کیونکہ جس حالت میں روس تمام شرایط صلح کو جو اُسنے سلطان ٹرکی سے منظور کرائی ہیں کانگرس میں پیش کرنے سے انکار کرتا ہی اور انگلنڈ بڑے زور سے شرایط صلح کو کانگرس میں پیش کرنے پر اصرار کرتا ہی تو سواے اسکے اور کیا گمان کیا جاوے کہ طرفین کے دلوں میں جنگ کی تیاریاں جم گئیں +

یہہ بات کون کہہ سکتا ہی کہ انگلنڈ اب جو اسقدر اصرار کرتا ہی اچھا کرتا ہی کیونکہ جب عین وقت تھا تب کچھہ نہ کیا اور جب وقت نکل گیا تو اب اسقدر زور و شور سے کہا جاتا ہی کہ اگر روس تمام شرایط صلح کو پیش نہیں کریگا تو ہم اگرچہ کانگرس بھی قایم ہو تو اُس میں حاضر نہیں ہونگے اب ہماری راے میں بموقت انگلنڈ جو کچھہ کرتا یا کرنا چاہتا ہی بے موقع ہی۔ اور روس جو کچھہ روکے پہلے جواب دیتا ہی وہ اپنی فتح کے باعث دیتا ہی +

ہمارے نزدیک روس اس معاملہ میں راستی پر ہی کیونکہ اُسکو یہہ اختیار قانون وضعی اور قانون طبعی سے حاصل ہی کہ وہ تمام شرایط صلح انگلنڈ کو نہ دکھلاوے اور انگلنڈ جو کچھہ فی الحال اس معاملہ میں دوڑ دھوپ کرتا ہی غیر واجب ہی کیونکہ اُسکو یہہ استحقاق حاصل نہیں ہی کہ وہ تمام شرایط صلح کو کانگرس میں پیش کرادے یا خود طلب کرکے دیکھہ لے یا اور سلاطین کے پاس اپنے زور سے بھجوادے۔ کیونکہ جن جن شرایط میں عام کا دخل ہی اُنکے پیش کرنے میں روس کو انکار نہیں ہی اور جن میں خاص امورات کا تعلق ہی اُنمیں غیر کا استحقاق نہیں ہو سکتا اور نہ وہ کسی صورت میں دعوی کر سکتا ہی۔ پس اگر اس طور پر جنگ ہو تو اُسکی ذمہ وار انگلنڈ ہی نہ کہ روس +

اخبار سفیر ہندوستان میں لکھا ہی کہ لفٹنٹ گورنر بہادر پنجاب نے چہارم ماہ حال کو پشاور میں بغرض پذیرائی شرایط اطاعت قوم جواکی جو ایک شاخ قوم آفریدی کی ہی ایک دربار منعقد فرمایا۔ اس دربار میں جمیع رؤسا و سرداران قسمت پشاور و صاحبان انگریز و دیسی ملازمان سول و فوج ضلع پشاور و کپتان نواب صاحب ممدوح و معتمدان ریاست ہای ہندوستانی متعینہ کیمپ نواب صاحب موصوف حاضر تھے۔ دروازہ قلعہ پر ترتیب رسالہ بنگال کیولری سوم و دو کمپنی جنٹ چہاردہم سکھ صف بستہ ایستادہ تھیں جب سب صاحبان دربار میں جمع ہو گئے تب نواب صاحب بہادر معہ افسران شان دربار میں تشریف لائے معمول سلامی سر ہوئی اور جمیع حاضرین دربار نے سروقد کھڑے ہو کر حضور ممدوح کی تعظیم کی +

بقیہ خدا تعالے کے اوصاف کے بیان میں بلکہ اِس ثبوت میں کہ انسان کی نجات کے لئے پاک شریعت کو گناہ کا مقبول کفارہ لازم اور واجب ہی

پس ان ساری کیفیتوں کو یاد رکھہ کر ہر شخص اس نہایت ضروری سوال کو بڑی ہوشیاری کے ساتھہ دریافت کرے کہ خدا کی پاکی اور حقیقت اور انصاف کے موافق دوزخ کی ہلاکت سے میں کسطرح بچونگا +

خدا کے نا متغیر انصاف اور قابل شکست شریعت کے سامھنے دنیا کے سب باشندے مُردوں کی مانند گنے جاتے ہیں سو اسبات کو ظاہر کرکے پھر ہم ثابت کر چکے ہیں کہ اِس معیبت سے روح کی نجات نہ مخلوق کے اعمال سے ہو سکتی ہی نہ محمد پر ایمان لانے سے پس ناظرین محمدی دل لگا کر سن لیں کہ اِس نہایت لاچاری کی حالت سے خلاصی پانیکے لئے صرف ایک ہی حکمت ہی۔ کیونکہ اگر خدا کا انصاف پاک شریعت کے حقیر نہ ہونے خدا کے جھوٹے نہ ٹھہرنے اور گنہگاروں کے حمایت نہ پانیکے سبب مخلوق کے اعمال سے نجات نہیں دیسکتا ہی نہ محمد پر ایمان لانے سے تو یقین ہی کہ گنہگار کبھی نجات نہ پاویگا جبتک کہ کوئی ایسی کامل حکمت نہ پائی جاوے جس سے شریعت حقیر نہو خدا جھوٹا نہ ٹھہرے اور گنہگار حمایت نہ پاویں۔ اسلئے ہم یہہ بات قرار دیتے ہیں کہ گنہگار کی نجات کے لئے صرف ایک ہی راہ ہو یعنے وہ عمدہ حکمت جس سے شریعت عزت پاوے خدا سچا ٹھہرے اور گنہگار گناہ کرنے



میں بے حمایت ہوں - پس وہ حکمت کونسی ہے - ہم کُتبِ مُقدسہ سے پورے اعتماد کے ساتھ جواب دیتے ہیں کہ وہ حکمت صرف یہی ہے یعنے اِلٰہی قربانی کے وسیلہ سے شریعت کو عزت بخش کفارہ پہنچانا - جو کچھ اِس سے کم ہو وہ اِس مُقدمہ میں کافی نہیں ہو سکتا - اور دیکھئے کہ وجہ جس سے قربانی مذکور کا اِلٰہی قربانی ہونا ضرور ہو یہی ہے کہ اِلٰہی قربانی کے سوا شریعت کو عزت بخش کفارہ پہنچانا ممکن نہیں ہے - پس گناہ کا عزت بخش کفارہ کیا ہے سو اب دریافت کریں *

ناظرِ محمدی جس وقت ہم کُتبِ مُقدسہ سے گناہ کے عزت بخش کفارہ کا بیان تفصیلوار کرتے ہیں دھیان لگا کر دل و جان سے ہوشیار رہے - یہہ مُقدمہ گو کہ تھوڑا مشکل ہے تو بھی عام لوگوں کی سمجھ میں صاف صاف آجانیکے لئے ہم خبرداری کے ساتھ کوشش کر کے اُسکا بیان کرینگے - اگلے صفحوں میں تبلایا گیا ہے کہ اگر شریعت کا فتویٰ بڑی سختی سے عمل میں نہ لایا جاوے تو یہہ تین برائیاں پیدا ہونگی - پہلے کہ شریعت حقیر ہوگی دوسرے کہ خدا جھوٹا ٹھہریگا تیسرے کہ گنہگار گناہ کرنے پر حمایت پاوینگے - اب دریافت کریں کہ یہہ بات کیونکر ہے - سو اول جاننا چاہئے کہ پاک شریعت نہ ہمارے توڑنے بلکہ عزت اور فرمانبرداری کے ساتھ بجالانے کے لئے دی گئی ہے - پس اگر کوئی مخلوق شریعت کی نافرمانی کر کے بے سزا رہے تو ظاہر ہے کہ شریعت حقیر ہوگی - دوم شریعت کی عزت کی حفاظت کے لئے شریعت کے ساتھ فتویٰ شامل تھا - اِس سے مراد یہی ہے کہ خدا نے شریعت کو قدرت عنایت کی کہ اُسکی ہر طرح کی بےعزتی کے بدلہ میں ہمیشہ کی موت* ٹھہراوے - پس ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ شریعت کے اِس دعوے کو رد کرے تو آپ جھوٹا ٹھہرے گا کیونکہ اُسنے خود مقرر کیا کہ شریعت ہر ایک بےعزتی کیواسطے ہمیشہ کی موت سے بدلا لینے کی قدرت رکھے - سیوم شریعت اور شریعت کے فتوے مقرر کرنے سے خدا کا اِرادہ یہی تھا کہ گنہگاروں کو سزا کے بچاؤ سے بالکل محروم رکھکر خلقت کو گناہ سے باز رکھے - پس ظاہر ہے کہ اگر خلقت نافرمانی سے شریعت کے حکموں کو توڑکر فتوے کے نیچے نہو تو گناہ کرنے میں حمایت پاویگی - اُن ساری باتوں سے ہم اُمید رکھتے ہیں کہ ناظرین کی سمجھ میں صاف صاف آیا ہوگا کہ اوپر کی تینوں برائیوں کے روکنے کے سوا خدا کا اِنصاف کسی چیز کو عزت بخش کفارہ کی مانند قبول نکریگا - اِسلئے ہم یہہ بات قرار دیتے ہیں کہ گناہ کا عزت بخش کفارہ وہی ہے جو دنیا کی نجات پیدا کر کے شریعت کو محقر ہونے خدا کو جھوٹا ٹھہرانے اور گنہگار کو گناہ کرنے میں حمایت پانے نہ دے *

گناہ کا عزت بخش کفارہ کیا ہے اُسکا تفصیلوار بیان کر کے اب ہم ثابت کرینگے کہ اِلٰہی قربانی کے سوا ایسا کفارہ نہیں ہو سکتا - اِس بھاری مقدمہ کو پہلے شریعت کی نسبت کہ وہ محقر نہونے پاوے دریافت کریں - ناظرین کو دیکھنا چاہئے کہ شریعت راستی کی راہ کو تبلانے کی خاطر اِلٰہی فرمان ہو کر تمام نافرمانوں کی ہلاکت کے لئے کامل قدرت رکھتی ہے - پس دیکھو کُتبِ مُقدسہ صاف صاف تبلاتی ہیں کہ آدم باغِ عدن میں گناہ کر کے بالکل ناپاک ہو گیا - باقی آئندہ:

* لفظِ موت اور دوسری موت کُتبِ مُقدسہ میں دوزخ کی گرفتاری کے معنے میں مستعمل ہے *

منقولات

بودہ کا تواریخی کا حال

لفظ بودہ کے معنے روشنی ہے اور سدہار تھا یعنے مہنتی ہے اُسیکا نام ہے وہ شہر کاپی لاوستو میں کہ اودہ کے شمال اور کوہستان نیپال کے دامن پر ہے پیدا ہوا اُسکا باپ کاپی لاوستو کا بادشاہ ساکیاس کے خاندان اور گوتم کے فرقے سے تھا اُسکی ماں راجہ کو شربودہ کی بیٹی مایہ دیوی نام تھی اِسلئے وہ حسب و نسب سے چھتری ہے اُسنے اپنے خاندان سے ساکیاس کا نام اور فرقے سے گوتم کا لقب حاصل کیا اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ بودہ یا سدہارتھا زندگی کے پچھلے حصے سے نصیب ہوا پیدائش کے سات دن گذرے کہ اُسکی والدہ مایہ دیوی کا اِنتقال ہو گیا باپ نے مرحومہ کی بہن کو اُسکے زندہ ہوتے ہی راجہ کی رانی ہو چکی تھی بیٹا پرورش کی خاطر سپرد کیا اِس ہونہار نے تھوڑے ہی دنوں میں عقلِ خداداد کی رسائی سے ہمعصروں بلکہ اُستادوں پر فوقیت پائی کھیل کو دیر طاق چھوڑ تنہائی میں صفائی دیکھی اکثر دفعہ دل بہلانے کو جنگل کی راہ لیتا گنجان جھنڈوں میں سوچ کی دھن سے گھس جاتا راجہ نے راج تلک کو ایسے وہمی خیالوں میں دیکھ جھٹ پٹ اُسکے پھنسانے کو شادی کی تجویز کی شاہزادہ نے ارکانِ دولت سے مطلع ہو سوچ کے لئے سات دن کی مہلت مانگی آخرش قائل ہو دل میں ٹھانا کہ شادی میرے دل کی تسلی مضطرب نہیں کریگی راجہ اور امیروں کی رائے

منظور کی میروں نے بڑی دوڑ دھوپ کر راجہ وندا پانی کی خوبصورت لڑکی گوپا نام اِس کام کے لئے چُنی پہلے ہی عمل اسکے باپ نے ایسے ایک ناقص شاہزادے کو بیٹی دینے سے انکار کیا تھا لیکن یہہ سن کہ مدعی شجاعت اور ذہانت میں حریفوں کو پیچھے چھوڑتا ہے خوشی خوشی دھوم دھام سے شادی کردی لیکن وہ سرگرم شاہزادہ موت اور زندگی کے مسئلوں پر بدستور لگا رہا اُسکا قول ہے کہ زمین پر قایم کچھہ نہیں اور نہ کچھہ سچ ہے زندگی اُس انگاری کی مانند ہے کہ لکڑیوں کے گھسانے سے پیدا ہو چمکائی اور مُرجھائی جاتی ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کہاں سے آئی اور کدھر جاتی ہے اور یہہ زندگی آواز بربط کی مانند ہے جسکے لئے کہاں سے اور کدھر کو سوال کرنا دانا کے لئے عبث ہے کوئی ایسی حکمت ہونی چاہیئے جہاں آرام مل سکے اگر مینے اُسے حاصل کیا تو انسان کو دکھلاونگا اگر مینے اپنے آپ کو آزاد کیا تو دنیا کو آزاد کرونگا راجہ نے کنور کی مالیخولیا دریافت کر ہر طرح سے روک تھام کی کوشش کی لیکن کچھہ فایدہ نہ ہوا تین عام ماجرے کہ ہر فرد بشر پر واقع ہو سکتے ہیں بودہ کی دوڑ دھوپ میں بھاری مطلب کے ٹھہرے ایک دن کا ذکر ہے کہ شاہزادہ بڑے تزک و شان کے ساتھہ شہر کے دروازہ مشرقی سے اپنی سیرگاہ کو چلا راستہ میں ایک ایسا شکستہ حال بوڑھا نظر پڑا کہ اُسکے جسم کے رگ پٹھے صاف صاف نظر آتے دانت لرزان چہرہ جھُرّیوں سے ڈھنپا ہوا۔ سر میں ٹٹری پڑی ہوئی۔ بولتے وقت زبان تھرتھراتی۔ اپنی چھڑی پر ٹیکا ہوا۔ اعضاء جوڑ تھرتھراتے۔ شاہزادے نے کوچوان سے پوچھا وہ کون آدمی ہے کہ ایسا کمزور و ضعیف ہے گوشت و خون ہو گھہ گیا ہے۔ رگ پٹھے صرف چمڑے پر چپٹے ہوئے ہیں۔ سر سفید دانت ہل رہے ہیں۔ جسم خرچ ہو چکا ہے۔ چھڑی کے سہارے دقت سے چلتا ہے۔ قدم قدم پر لڑکھڑاتا ہے کیا یہہ اُسکے خاندان سے مخصوص یا تمام مخلوقات کا عام حصہ ہے کوچوان نے عرض کی کہ قبلہ عالم وہ بڑھاپے میں ایسا غرق ہو گیا کہ اُسکے اوسان خطا ہو گئے رشتہ داروں نے ناکارا سمجھ نفرت کی ہے جنگلی جلے سڑے درخت کیطرح چھوڑ دیا ہے یہہ حالت اُسکے خاندان سے مخصوص نہیں بلکہ ہر مخلوق کی جوانی بڑھاپے سے بدلتی ہے حضور کے ماباپ رشتہ دار دوست آشنا سب کے سب اِس عالم میں آئینگے یہہ مخلوقات کی معین حد ہے ✦

ازکوکب ہند

اِجوکیشنل کانگرس یعنی جلسہ تعلیمیہ لاہور

چیٹھی نمبری ۱۳۲ (ایس) مورخہ ۷ جنوری ۱۸۸۱ء لیپل گریفن صاحب بہادر قایم مقام سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کیطرف سے صاحب ڈایرکٹر سررشتہ تعلیم پنجاب کے نام۔

انجمن پنجاب اور لاہور کی اِجوکیشنل کانگرس یعنے جلسے تعلیمیہ کے پریسیڈنٹ صیغہ داخلی اور سکرٹریوں کی چیٹھی اور جس جلسۂ تعلیمیہ کی انجمن پنجاب نے تجویز کی ہے اسکا ایک اشتہار اور اسکی شاخوں کی تقسیم کی کیفیت کا ایک پرچہ میرے پاس اِس غرض سے پہنچا کہ نمبرداران اور سررشتۂ تعلیم کے آور افسروں کو جلسۂ مذکور میں شامل ہونے اور جس جس شاخ میں اُن کے نام درج کئے گئے ہیں اُس میں اپنے اپنے تجربہ کا نتیجہ بیان کرنے کے لئے لاہور میں آنیکی اجازت دیجائے چنانچہ مینے کاغذات مذکور جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی خدمت میں پیش کئے۔ پھر جناب ممدوح کے حکم سے چیٹھی مذکورہ انجمن کے پریسیڈنٹ کو اِسلئے واپس ارسال کی گئی کہ صاحب ڈایرکٹر بہادر سررشتۂ تعلیم جو اِس سررشتہ کے حاکم اعلیٰ ہیں اُنکی خدمت میں بھیجی جائے ✦

۲۔ جلسہ تعلیمیہ کے اشتہار مذکورۂ بالا اور اُسکی علیحدہ علیحدہ شاخوں میں امور مختلفہ پر بحث کئے جانے کی جو مفصل تجویز تحریر ہوئی ہے اُسکی نسبت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کچھہ اور بھی تحریر فرمانا ضرور سمجھتے ہیں کیونکہ یہہ تجویز جسکا بانی مبانی سررشتۂ تعلیم کا ایک بڑا عہدہ دار ہے بڑے اعتراض کے قابل اور طریقۂ انتظام سلطنت کے خلاف ہے اور اِس سے کوئی ثمرہ نیک پیدا نہ ہوگا ✦

۳۔ اول تو اسی میں بڑا شک ہے کہ آیا ہند میں خاطرہ تعلیم کے لئے جلسۂ عام منعقد کرنے سے کچھہ فایدہ بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ انگلستان میں جو علم معاشرت یا علم کی خاص شاخوں کی ترقی کے لئے جلسے ہوئے ہیں اُن سے بھی کچھہ واقعی فایدہ نہیں ہوا حالانکہ وہاں اُنکا منعقد کرنا اِسلئے جائز ہے کہ انگلستان میں تعلیم یافتہ اور مہذب لوگ جو بہت کثرت سے ہیں اُن امور کی بحث میں بھی بڑی خوشی سے شامل ہوتے ہیں جنکا فایدہ قیاسی ہے۔ مگر اہل ہند میں ایسے لوگ نہایت کم ہیں جو سرکار کے طریقہ و انتظام تعلیم پر کچھہ سمجھہ اور تمیز کے ساتھہ دل لگا کر یا پسند کرکے غور کریں پس باقی رہے صرف افسران انگریزی۔ اُنکی تہذیب اور علمی لیاقت میں تو کچھہ کلام نہیں مگر جس طریق پر ایک سررشتۂ سرکاری کا کام انجام دیا جاتا ہے اُسکے





حسن و قبح کی نسبت اُنکی رائے اُسصورت میں جبکہ وہ ایک ایسے جلسہ میں دیجاتیگی جسکا ارادہ بقول اُسکے یہہ ہی کہ سر رشتہ تعلیم کے انتظام اور کام پر نکتہ چینی کیجائے نہ تو گورنمنٹ چاہتی ہی اور نہ اگر وہ دیجائیگی تو اُسکو منظور کریگی - جواب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہی کہ اکثر عہدہ داران سرکاری بلا کسی صاف اشارہ کے خود اِس قدر بہہ کو اِسی صورت پر تصور کرتے - پس اِس جلسہ سے صرف یہی نتیجہ ہوتا کہ اُسکے ایک دو شخص جنکی رائے بڑی نمود دار ہی اُنکے خیال اور قیاس جنکو وہ معین اور جائز سرکاری طریق سے مقبول نہیں کرا سکتے تھے اسصورت میں اِسطرح پر کہ گویا وہ ایک بڑے باوقعت جرگہ تعلیمیہ کے مجمع غور اور فکر کا نتیجہ ہیں گورنمنٹ کی توجہ کیلئے زور کے ساتھہ پیش کئے جاتے +

۴ - بیان مذکورہ بالا جو عموماً عہدہ داران سرکاری سے متعلق ہی جب اُسکا اطلاق عہدہ داران سر رشتہ تعلیم پر کیا جائے تو اَور بھی زیادہ تر موثر ہو جاتا ہی اُنکو اِس اَمر کی اجازت دیجانی مطلق مناسب نہیں کہ جلسہ مذکور کی شاخہائے مختلفہ میں جن مضامین پر بحث اور غور کیجانے کی تجویز ہی اُن میں سے اکثر مضامین پر وہ علانیہ اور اپنے سر رشتہ کے افسر اعلیٰ اور گورنمنٹ کی صاف اجازت بغیر بحث کریں - اِس قسم کے مضامین یہہ ہیں - طریق تعلیم و مدرسہائے تعلیم المعلمین اُردو اور فارسی اور اور مختلف مضامین کی کتابیں جو بالفعل مدرسوں میں مروج ہیں اور نیز جو کتابیں کالجوں میں تعلیم کے لئے مقرر ہیں اُنکی دیکھہ بھال اور جانچ پرتال - سکولوں اور کالجوں کی ترتیب اور تقسیم - سرکاری سر رشتوں میں عہدہ حاصل کرنیکی معیار تعلیم اور ہندوستانی فوج کے سکولوں کے انتظام پر بحث - حاصل کلام یہہ کہ آپ اپنے سر رشتہ کے عہدہ داروں کو جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی اِس رائے سے مطلع کر دیں +

۵ - جلسہ مذکور کی شاخوں کے ممبروں کی جو فہرست ہی اُس میں صاحب ڈائرکٹر بہادر سر رشتہ تعلیم و صاحبان انسپکٹر مدارس و پرافسران کالج کے نام بھی درج کئے گئے ہیں مگر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو معلوم ہوتا ہی کہ اُن میں سے کسی نے بھی ممبر ہونا منظور نہیں کیا ہی اور فہرست مذکور کے اور بہت سے ممبروں کی بھی یہی صورت ہی پس نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو لامحالہ یہہ خیال پیدا ہوتا ہی کہ اِن شخصوں کے نام پیشتر سے اُنکی رضامندی حاصل کئے بغیر فہرست مذکور میں ایک ایسے طریق پر درج کئے گئے ہیں جو دھوکا دیتا ہی - فہرست مذکور کے شروع میں جو ضمن استثنائے (یعنے شرط منظوری شرکت جلسہ) درج ہی ظاہر ہی کہ اُسکا نظر انداز ہو جانا یا صاف سمجھہ میں نہ آنا صاف قرین قیاس ہی +

۶ - اِس بیان سے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو اِس میں کچھہ عذر ہی کہ جو شخص بحیثیت عہدہ سرکار سے علاقہ نہیں رکھتے وہ فائدہ عامہ کے کسی مضمون پر بے تکلفانہ بحث نہ کریں - انجمن پنجاب جن مضامین پر اِسطرح اپنی رائے دینے کی مجاز ہی کہ وہ سند سمجھی جائے اُنپر کئی بار اُسنے اپنی رائے تحریر کر کے بڑی مدد دی ہی اور اِس جلسہ میں بھی کئی مضمون بحث کے لئے ایسے تجویز ہوئے ہیں کہ انجمن پنجاب اُنپر غور کرنے سے ملک کو نہایت فائدہ پہنچا سکتی ہی - وہ مضامین یہہ ہیں - ترقی زراعت - ترقی تحصیل صنعت و حرفت - رواج علم حفظان صحت - تلاش و تحقیق متعلق بہ علم تواریخ و آثار صنادید - علم السنہ - علم طبقات الارض - علم جغرافیہ و علم اقوام انسان - مگر جو اعتراض اِس جلسہ کی نسبت اوپر بیان کیا گیا ہی یعنے یہہ کہ اُسکا عندیہ اگر ایک بڑے سر رشتہ سرکاری کی مخالفت نہ سمجھی جائے تو بھی اُس سے یہہ ثابت ہوتا ہی کہ سر رشتہ مذکور کی نکتہ چینی کیجائے اِس اعتراض سے قطع نظر نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہی کہ بحث تعلیم پر جلسہ مذکور کے غور و فکر کرنے سے کچھہ ثمرہ بھی حاصل نہوگا +

۷ - گورنمنٹ کے جن بڑے بڑے افسروں کی نسبت یہہ معلوم ہوا ہی کہ وہ تعلیم کے باب میں شوق رکھتے ہیں اور اُن کو کوئی خاص یا عام علمی لیاقت حاصل ہی وہ سب پیشتر سے یونیورسٹی کالج کی سینٹ کے ممبر مقرر کر دئے گئے ہیں اور اب اُسکو مرتبہ یونیورسٹی حاصل ہونے میں صرف اِس امر کی دیر ہی کہ جناب وزیر کبیر وزیر ہند کی طرف سے منظوری آ جائے - پھر افسران انگریزی کے علاوہ جو بڑے لایق اور عالی مرتبہ ہندوستانی اُمور تعلیم کی طرف متوجہ معلوم ہوئے ہیں اور اپنے مرتبہ یا فضیلت یا تجربہ کے باعث اپنی رائے بے تکلفانہ اور پوری پوری بیان کرنے سے گورنمنٹ کی مدد کرنے کے قابل تھے وہ بھی سب یونیورسٹی کالج کی سینٹ میں داخل کر دئے گئے ہیں اور جو مجمع اِس طریق پر قایم کیا گیا ہی اُسکو ملکہ معظمہ قیصر ہند کی گورنمنٹ کیطرف سے اُن قوانین کے بموجب جنکو آپ خوب طرح جانتے ہیں بڑے بڑے اختیارات عطا کر دئے گئے ہیں جن میں سے ایک اختیار یہہ ہی کہ کل اُمور متعلق تعلیم عوام میں سینٹ مذکور ایک مجمع صلاح کار ہوگا - پس سینٹ مذکور کو اختیار ہی کہ خواہ بایمائے گورنمنٹ خواہ کسی تحریک خارجی کے باعث اور یا خاص اپنی ہی

مرضی سے تعلیم عوام کی نسبت اسکو جو امر مفید اور عظیم معلوم ہوں انکا ذکر چھیڑے اور اُنپر بحث کرے اور اگر سینٹ کا مجمع کلان یا اُسکے ممبروں کی سب کمیٹی اسطرحپر اپنی رائے تحریر کریگی تو گورنمنٹ اُسپر نہایت اچھی طرح توجہ کرنے کو ہمیشہ تیار ہے +

۸ - اسکے علاوہ گورنمنٹ عالیہ کے حکم سے اس برس کتب درسی کی بابت ایک کمیٹی مقرر ہوئی اور ہند کے ہر حصہ کے افسران سررشتہ تعلیم منتخب ہوکر اُسکے ممبر مقرر ہوئے اور اسی باب میں ایک خاص کمیٹی پنجاب میں بھی مقرر کی گئی ہے جسکے ممبر نصف سرکار کیطرف سے اور نصف یونیورسٹی کالج کی سینٹ کیطرف سے مقرر ہوئے ہیں اور اس کمیٹی سے غرض یہہ ہے کہ جو کتابیں سکولوں اور کالج میں پڑھائی جاتی ہیں اُنکی نسبت جسقدر امور ہوں سب پر بحث اور غور کیجائے جسصورت میں اس طرحپر ایک ایسا مجمع صلاح کار موجود ہے جسمیں انگریزی اور ہندوستانی جرگوں کے نہایت تجربہ کار لوگ داخل ہیں اور گورنمنٹ جو تعلیم کے باب میں ہدایت کا اعلیٰ اختیار رکھتی اور اس ملک میں مصارف تعلیم کا اکثر حصہ عطا کرتی ہے اُسکی طرف کے ممبر بھی اُس میں خاطر خواہ موجود ہیں اور مجمع مذکور میں امور متعلقۂ تعلیم پر بحث اور غور کئے جانے کے وسائل حسب مذکورہ صدر قرار واقعی مہیا کر دئے گئے ہیں تو نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے خیال میں نہیں آتا کہ اُس جلسہ تعلیمیہ سے کچھ بھی فایدہ ممکن ہو جسکو نکتہ چینی یا اظہار رائے میں فضول باتوں سے روکنے کے لئے ایک بھی ایسی شرح حاصل نہیں ہے جیسی کہ پنجاب یونیورسٹی کالج کی سینٹ کو حاصل ہیں +

۹ - آپ سے یہہ درخواست ہے کہ اس چٹھی کی ایک نقل پریسیڈنٹ انجمن کے پاس بھیجدیں + از گورنمنٹ گزٹ پنجاب

اخبارات ملکی و ولائتی

فصل ہفتہ ۱۹ مارچ تک بارش کی رپورٹ بتفصیل ذیل ہے +

دہلی میں ½ انچہ بارش ہوئی - غلہ کا نرخ ارزانی پر ہے - فصل اچھی حالت میں ہے +

حصار میں بالکل بارش نہیں ہوئی - بادل اکثر رہتا ہے حصار اور ہنسی میں فصل عمدہ ہے مگر سرسہ کے بعض اضلاع میں رتوے نے نقصان کیا ہے - چارہ مویشی کی تکلیف تاہنوز برابر ہے - موسم عموماً اچھا ہے لیکن بعض حصوں میں عارضہ چیچک کی شکایت ہے +

انبالہ ½ اور جالندھر میں ½ انچہ بارش ہوئی - فصل اور موسم دونوں اضلاع میں عمدہ ہے +

امرتسر میں ½ انچہ بارش ہوئی فصل سرسبز و شاداب اور موسم اچھا ہے نرخ گندم میں کچھ ارزانی ہو گئی ہے +

لاہور میں کچھ قدرے ترشح ہوا فصل اور موسم کی حالت اچھی ہے +

راولپنڈی میں بھی کچھ خفیف سی بارش ہوئی فصل اور موسم عمدہ ہے +

ملتان میں بارش نہیں ہوئی فصل اور موسم اچھی ہے - غلہ ارزان ہوتا جاتا ہے +

ڈیرہ اسمعیلخان میں بھی بارش نہیں ہوئی موسم اچھا ہے اور فصل عمدہ حالت میں ہے +

یہہ افواہ مشہور ہے کہ مہاراجہ بڑودہ کی شادی ہو گئی ہے بمبئی گزٹ کی رائے میں جوان مہاراجہ کو عورت کی بہ نسبت تعلیم کی زیادہ ضرورت ہے +

آگرہ میں امدادی کام پر مزدوروں کی تعداد کم ہوتی جاتی ہے - اخبار سٹیٹسمین لکھتا ہے کہ آٹھ روز میں مزدوروں کی تعداد چودہ ہزار سات سو تھی +

ہماری فوج نے جواکیون کا ملک خالی کر دیا ہے اور جواکی قیدی رہا کئے گئے ہیں - مسٹر کالون کمشنر میرٹھ نے دو سال کی فرلو رخصت ولایت جانیکے واسطے لی ہے +

شاید چینیوں کی روسیوں کے ساتھ مقام کلجا کی بابت تکرار ہوگی - یہہ ضلع روسیوں کے قبضہ میں ۱۸۷۱ء میں آیا تھا اور روس نے اُسکے واپس دینے کا وعدہ کیا تھا +

غالباً پادری برآم فرنچ صاحب لارڈ بشپ لاہور کے آج دیکھن ہوں گے + وکیل ہندوستان

جو سالانہ رپوٹیں درندہ جانوروں اور زہریلے سانپوں کی ہلاکت کی نسبت بابت ۱۸۷۶ء کے چھپی ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر میسور اور کرگ بھی شامل کئے جاویں تو ۱۹۲۷۳ آدمی اور ۶۱۲۲۹ ہزار مویشی درندے جانوروں اور سانپوں کی گزند سے ہلاک ہوئے تھے اور ۲۲۳۵۹ درندہ جانور اور ۲۷۰۱۲۲ سانپ مارے گئے تھے +

امرتسر وکیل ہندوستان میں لکھا ہے کہ قحط کا امدادی کام بہت سرگرمی سے جاری ہے قریب چھہ ہزار مزدور مرد و عورت اور لڑکے کام کرتے ہیں گھی منڈی کے دروازہ سے حکیموں کے دروازہ تک کام جاری - زیادہ لوگ دیگر اضلاع اور دیہات سے آئے ہوئے ہیں گورداسپور سیالکوٹ بلکہ ہوشیارپور اور کانگڑہ کے بھی لوگ کام پر لگے ہیں +



سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ یارقند کیطرف سے جو بعض مسافر آئے انکی زبانی معلوم ہوا کہ فوج چین نے یارقند و کاشغر کو ابھی تک فتح نہیں کیا البتہ اُسکے بعض اضلاع پر فتح پائی ہے لیکن اَور لوگ اُسکی صداقت کرتے ہیں +

بابو کیشپ چندر سین کی لڑکی کی شادی ۶ تاریخ کو ہوگئی۔ بابو صاحب موصوف کے نام بذریعہ تار ملکہ معظمہ قیصر ہند نے مبارکبادی کی خبر بھیجی ہے +

ڈلہوزی سے ایک کارسپانڈنٹ اخبار کیل ہندوستان نے ایک انگریزی اخبار میں لکھا ہے کہ ضلع گورداسپور میں بہت مصیبت ہے۔ لوگ اپنے مویشی کم قیمت پر فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ اگر کوئی خریدنا چاہے تو لڑکے لڑکیاں بیچنے پر بھی تیار ہیں۔ جو لوگ آج خیرات مانگنے آتے ہیں وہ پھر نظر نہیں آتے تعجب نہیں کہ اُن میں سے بعض مرجاتے ہوں +

وکلاء کی فیس کی بابت چیف کورٹ نے کئی ایک فیصلے کئے ہیں کہ اگر وکیل فیس کا لینا اس شرط پر مقرر کرے کہ بصورت جیتنے مقدمہ کے وہ اُسکا مستحق ہوگا تو ایسا معاہدہ ناجائز ہے۔ اب چیف کورٹ کے فل بنچ نے منسوخی پہلے فیصلوں کے فیصلہ کیا ہے کہ ایسا معاہدہ ناجائز ہے۔ بلکہ یہہ معاہدہ مثل دیگر معاہدوں کے ہے +

جنوبی چین میں ایسا خوفناک قحط پڑا ہے کہ مسٹر ہائیس ویڈ نے بذریعہ اخبار ٹائمس انگلینڈ کے باشندوں سے امداد طلب کی ہے۔ مسٹر ڈون پورٹ مقام شیمکے سے خبر دیتے ہیں کہ نوّے لاکھ آدمی نقصان ہو چکے ہیں اور ہر روز بازاروں میں لڑکے اور لڑکیاں فروخت ہوتی ہیں +

اخبارات تاربرقی

لنڈن ۱۸ مارچ۔ ٹرنوا تسنوا سے اچاتلجا میں ۲۵ ہزار روسی سپاہی پہونچ گئے۔ سرویہ کی فوج نے شرائط صلح سے ناراضگی ظاہر کی شہر رینگ کو اپنے قبضہ میں کرلیا اور سپاہی کہتے ہیں کہ جب تک ہمکو کوئی زبردستی سے نہ نکالے تو ہم اس شہر کو نہیں دینگے۔

گورنمنٹ سرویہ کی طرف سے اسکا کچھ انسداد نہیں ہوا۔ انگلینڈ کے وزیر مال نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ جنگی جہازوں کا بیڑہ فی الحال قسطنطنیہ کے قرب وجوار میں رکھے +

لنڈن ۲۰ مارچ۔ افواہ ہے کہ زار روس اپنی فوج کو آسٹریا کی سرحد پر جمع کر رہا ہے۔ روسی چاہتے ہیں کہ بیک دیسے جہاز و نیز خشکی کر روس کو جاویں مگر باب عالی چاہتا ہے کہ سن اسٹفانس ور وڈوسٹو سے جہازوں پر سوار ہو کر جاویں۔ ہوس آف کامنس میں کل رات کو سر نارتھ کوٹ نے بیان کیا کہ اگر روس تمام شرائط صلح کو کانگرس میں پیش کرنا چاہے تو امید ہے کہ مارچ کے آخیر تک کانگرس کا اجلاس ہوگا —

اُڈانل صاحب نے ہوس آف کامنس میں رائے دی کہ دیسی اخبارات کی آزادی کو بند کرنا گورنمنٹ انگلشیہ کے قوانین و دستورات کے برخلاف امر ہے۔ اور اس امر کو ہوس آف کامنس میں فیصلہ کیواسطے پیش کرنا چاہئے۔ لارڈ جارج ہملٹن نے اسکے برعکس بیان کر کے کہا کہ دیسی اخبارات کی آزادی بند کیجاوے کیونکہ یہہ اخبارات لوگوں کو سرکار کی طرف سے بدظن کر دینگے مگر تب بھی لارڈ موصوف نے وعدہ کیا کہ جب اس قانون کا مسودہ میرے پاس پہونچے تو میں ہوس آف کامنس میں پیش کرونگا +

لنڈن ۲۰ مارچ۔ اب زار روس اُس ہرجانہ جنگ کی تخفیف سے جسکی تعداد تین سو ملین روبل (سکہ) قرار پائی تھی انکاری ہے +

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ہوبرٹ پاشا اور تھسلی کے باغیوں میں خط و کتابت جاری ہے۔ افواہ ہے کہ ہوبرٹ پاشا نے باغیوں سے وعدہ کیا ہے کہ میں تمکو اس شرط پر آزاد کراتا ہوں کہ ملکی انتظام خود کرو اور سلطان روم کے باجگزار بنے رہو +

لنڈن ۲۱ مارچ۔ زار روس نے اُن شرائط صلح کو جو مابین ٹرکی و روس کے منظور ہوئی ہیں کانگرس میں پیش کرنے سے انکار کیا مگر یہہ کہا ہے کہ اگر کانگرس میں شرائط صلح پر کچھ بحث کیجاوے تو مضایقہ نہیں ہے +

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ہوس آف لارڈس میں آج شام کو لارڈ ڈربی نے بیان کیا کہ انگلنڈ نے جو یونان کی بابت یہہ رائے دی تھی کہ اُسکو کانگرس میں شامل کیا جاوے تو اسمیں انگلنڈ کا یہہ منشا نہیں تھا کہ وہ اور سلاطین کے درجہ کے موافق کانگرس میں دخل دے بلکہ اس نیت سے صلاح دی تھی کہ اگر وہ کچھ معاملہ پیش کرنا چاہے تو اپنے درجہ کی موافق پیش کرے۔ لارڈ موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ انگلنڈ نے جو رائے دی تھی کہ روس کو تمام شرائط صلح کانگرس میں پیش کرنی چاہئیں تو اپنی نیک نیتی سے دی تھی اور یہی اسکو مناسب تھا۔ زار روس نے ابتک اِس درخواست کا جواب نہیں دیا لیکن لارڈ ڈربی

نے بیان کیا ہے کہ اگر روس ہماری درخواست کو منظور کرے تو بہتر ہے کہ کانگریس کا اجماع نہ ہو +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۲ مارچ - روسی گزٹ میں شرایط صلح مشتہر ہوگئی ہیں اور اس میں وے ہی شرایط ہیں جنکی خبر پیشتر روٹر کمپنی نے دی تھی - سرویہ کی فوج نے پران جا کو خالی کر دیا اور روسی فوج اسمیں داخل ہوگئی - یہاں افواہ ہے کہ چونکہ انگلنڈ نے تمام شرایط صلح کو کانگریس میں پیش کرنے کی درخواست کی ہے اسلئے گمان ہے کہ شاید کانگریس قایم نہو - کیونکہ انگلنڈ اس درخواست پر مستحکم ہے +

لنڈن - ۲۲ مارچ - انگلنڈ اور روس کے درمیان جنگ کے برپا ہونیکا اندیشہ ہو رہا ہے - افواہ ہے کہ زار روس نے اپنا استحقاق پیش کرکے دعوی کیا ہے کہ انگلنڈ کو چاہئے کہ اپنے جنگی جہاز بحرہ مارمورہ و ڈارڈنیلز سے ہٹالے - روسی اخبارات انگلنڈ کی طرف سے بہت ناراضگی ظاہر کرتے ہیں فرانس کے اخبارات انگلنڈ کی حکمت عملی کو پسند کرتے ہیں +

لنڈن - ۲۲ مارچ - انگلنڈ نے زار روس کو یہہ راے دی ہے کہ چونکہ آپ شرایط صلح کانگریس میں پیش کرنے سے انکار کرتے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ وے تمام شرایط صلح سلاطین یورپ کے پاس لکھکر بھیجدیں - مگر زار روس اس راے کو بھی تسلیم نہیں کرتا +

پال مال گزٹ میں یہہ خبر درج ہے کہ انگلنڈ نے روس کو اطلاع دی ہے کہ ہم اس جواب سے کہ تمام شرایط صلح سلاطین کو آگاہ نہیں کرتے ناراض ہیں - پرنس بسمارک وزیر اعظم جرمن و کونٹ انڈرسی وزیر اعظم آسٹریا انگلنڈ و روس کے درمیان میل ملاپ کی بابت خط و کتابت کر رہے ہیں - روس کا بیان ہے کہ جو کچھ ہم صوبہ بیسرابیا و آرمینیا کی بابت انتظام کرینگے اور جو کچھ شرایط صلح میں ان دونوں صوبونکی بابت لکھا جاویگا وہ ہم پیش نہیں کرینگے +

لنڈن ۲۴ مارچ - انگلنڈ میں سامان جنگ کی بہت زور شور سے تیاریاں ہو رہی ہیں +

وینا ۲۴ مارچ - ہنوز آسٹریا کا حال کچھ نہیں کھلتا کہ وہ کیا کریگا +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۵ مارچ - زار روس کا ارادہ کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر ٹرکی روس کا ساتھ جنگ کیوقت دیوے تو شرایط صلح میں کچھ تخفیف کر دیگا +

لنڈن ۲۵ مارچ - ایک جہاز یوریڈسی نامے کل دوپہر کے بعد الو وٹ جزیرہ کے قریب اولٹ کر ڈوب گیا جسمیں چار سو آدمی بھی غرقاب ہوگئے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۵ مارچ - چونکہ جنگ کا اندیشہ غالب ہے اسلئے اس فوج کو جو قسطنطنیہ میں مقیم تھی اور چاہتی تھی کہ روس کو واپس لوٹ جاوے حکم ہوا ہے کہ مقام مذکور میں مقیم رہے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۵ مارچ - یہاں احتمال کیا جاتا ہے کہ چونکہ انگلنڈ اسبات کے بہت درپے ہوئی ہے کہ روس کو تمام شرایط صلح کانگریس میں پیش کرنا چاہئے تو ضرور اس میں انگلنڈ کی کوئی حکمت عملی ہوگی - نورڈ اخبار جو شہر برسلز ملک جرمن میں شایع ہوا ہے اس میں لکھا ہے کہ اگرچہ انگلنڈ نے کانگریس کے معاملہ کو ایک ادق معاملہ کر دیا ہے مگر یورپ کے دیگر سلاطین کو لازم ہے کہ سب ملکر اگر انگلنڈ علیحدہ بھی رہے تو اہم معاملہ کو فیصل کر لیں +

لودیانہ

ہفتہ گذشتہ میں لکھا گیا تھا کہ ابتدائی کارروائی لائیسنس ٹیکس میں گھڑ پنچوں کا دخل مناسب نہیں ہے سو ہمنے سنا ہے کہ اس تحریر پر جناب تحصیلدار صاحب لودیانہ نے عملدرآمد کیا ہے اور گھڑ پنچوں کا اب بالکل دخل نہیں ہے۔ یہاں شہر کے لوگ جیسے گھڑ پنچوں سے نالاں پائے جاتے تھے اب نورافشاں کی تحریر پر عملدرآمد دیکھکر خوشی ظاہر کرتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ آسودہ حال لوگ تو ایک پرچہ اپنی آمدنی کا خواہ سچ اور خواہ جھوٹ لکھکر تحصیلدار کو دیکر ایک طرف ہو جاتے ہیں اور بعض غرباء سے یہاں تک دریافت کیا جاتا ہے کہ **تباب تیری جورو کیا کماتی ہے** اگرچہ غریب شرمندگی اور خوف سے کچھ نہیں کہتے مگر ایک نوہ کشیر کے سامنے جب کوئی غریب بھی ایسا حکم سنتا ہے تو غیرت کھاتا ہے اگر یہہ سچ ہے تو افسوس کی بات ہے +

میونسپل کمیٹی سے حکم نکلا تھا کہ گلی کوچے سے کسبیاں نکلکر لوچہ بازار میں آباد ہوں ہمنے سنا ہے کہ اسکے بعد یہہ لکھدیا تھا کہ جبتک یہہ حکم قطعی نہ ہو جاوے سو بھی تو ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کیونکہ برابر جہانکی تہاں کسبیاں آباد ہیں - شاید یہہ تعمیل حکم تحصیل ہی میں ہوگا پولیس میں نہیں آیا ہوگا اگر پولیس میں یہہ حکم آیا ہوتا تو اب تک کیا تھا - حکم کی کشتی فورا پار ہو جاتی اب تو دلدل میں پھنسی ہوئی معلوم ہوتی ہے +

ہمنے دریافت کیا ہے کہ شہر کی صفائی عمدہ طور سے اسواسطے نہیں ہوتی کہ خاکروب اور بہشتی کم ہیں اگر فی الواقع کم ہیں تو خاکروبوں اور بہشتیوں کو زیادہ کرنا چاہئے کیونکہ موسم خراب آتا ہے +

۲۵ تاریخ کو مہاراجہ صاحب والئے جیند جو لاچی کے عزم پر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا